AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یحیٰی القطان اور معنعن روایت: علمِ رجال میں مقام وحیثیت، ایک تخصیصی مطالعہ

A Research Study on Imam Yahyaa bin Saeed al-Qattan's Narrations from Mudalliseen through 'An'anah Transmission, Their Position and Status in the Science of Rijal, a Specialized Study

حافظ محمد عمران

پی ایچ ڈی سکالر لاہور لیڈز یونیورسٹی

Abstract

This research study investigates the narrations of Imam Yahyaa bin Saeed al-Qattan from mudalliseen (narrators known for tadlees) transmitted through the method of 'an'anah (a transmission technique where narrators use vague terms like "from" instead of explicitly stating direct hearing). Imam Yahyaa bin Saeed al-qattan is widely regarded as one of the most prominent early Islamic scholars of Hadith, known for his rigorous criticism of narrators and commitment to maintaining the integrity of Hadith transmission. The study specifically examines how Yahyaa bin Saeed al-Qattan addressed narrations originating from mudalliseen and conveyed using 'an'anah, which often raises concerns regarding the reliability and authenticity of such transmissions due to potential ambiguity in the chain of narrators. This research aims to provide a deeper understanding of Yahyaa bin Saeed al-Qattan 's approach to the science of Hadith criticism, focusing on the reliability of mudalliseen and the specific conditions under which their narrations were accepted or rejected. It also sheds light on how the use of 'an'anah affects the evaluation of the chain of transmission and its authenticity.

یحیٰی القطان حدیث کے علم میں ایک جلیل القدر محدث کے طور پر جانے جاتے ہیں، جنہوں نے علمِ رجال میں گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اور مدلسین کے ساتھ تعامل پر ان کے اصول وضوابط نے علم حدیث کی تفہیم اور صحیح وضعیف روایات کے تعین میں اہم کردار ادا کیا۔ معنعن روایت، جو کہ ایک خاص طرزِ روایت ہے، کے حوالے سے یحیٰی القطان کا نکتہ نظر اور اس پر ان کا تنقیدی طرزِ عمل علم حدیث اور علمِ رجال کی تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تحقیقی مطالعہ یحیٰی القطان کے معنعن روایات سے متعلق اصول وضوابط، ان کے طرزِ تنقید، اور علمِ رجال میں ان کے مقام کا ایک تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے۔

ابن فضالہ سے لی ہوئی یحیی القطان کی معنعن روایت:

اسی طرح یحیی بن سعید القطان کی ابن فضالہ سے لی ہوئی ہر روایت سماع پر محمول مانی جائے گی، چاہے وہ سماع کی صراحت کرے یا نہ کرے، کیونکہ جناب یحیی بن سعید مذکورہ بالا راوی سے سماع یا تحدیث کی صراحت کے بغیر روایت لیتے ہی نہیں تھے، اس بات کی وضاحت یحیی بن سعید نے خود کی ہے، وہ فرماتے ہیں:

"ولم أقبل منه شيئا إلا شيئا يقول فيه: حَدَّثَنَا"[1]

”میں نے مبارک بن فضالہ سے کوئی بھی روایت قبول نہیں کی ہے، مگر صرف وہی روایت قبول کی ہے جس میں اس نے تحدیث کی صراحت کی ہو۔“

یحیی القطان کی اسماعیل سے لی ہوئی معنعن روایت:

اسماعیل بن ابی خالد الکوفی ابوعبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ (م:164ھ) حافظ الحدیث، ثقہ اور ثبت راوی ہیں، ان کا شمار درمیانے طبقے کے ثقہ محدث تابعین میں ہوتا ہے، ان کی تعدیل وتوثیق متعدد محدثین سے ثابت ہے، ان کی ثقاہت کو بیان کرنے کے لیے ابن ابی حاتم رازی بسند صحیح یحیی بن معین کا قول نقل کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

(1) تاريخ بغداد للخطيب البغدادي، 214/13

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"قال يحيى بن معين: ابن أبي خالد ثقة"[2]

امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:385ھ) نے اسماعیل بن ابی خالد کی توثیق میں عبد الرحمن بن مہدی کا قول بیان کیا ہے:

"سئل ابن مهدي عن إسماعيل، يعني ابن أبي خالد فقال: ثقة"[3]

امام ابو الحسن عجلی جناب اسماعیل بن ابی خالد کی توثیق میں لکھتے ہیں:

"كوفي، تابعي، ثقة، وكَانَ رجلا صالحا"[4]

امام ابن حبان نے موصوف کا تذکرہ ثقات میں کرتے ہوئے لکھا ہے:

"إسماعيل بْن أَبِي خَالِد كُنْيَتُهُ أَبُو عَبْد الله، كوفي،وكان شيخا صالحا"[5]

امام نسائی اور یعقوب بن شیبہ بھی اسماعیل بن ابی خالد کی توثیق کرنے والوں میں شامل ہیں، صاحب تہذیب الکمال فرماتے ہیں:

"وَقَال النَّسَائي: ثقة.وَقَال يَعْقُوب بْن شَيْبَة: كَانَ ثقة ثبتا"[6]

ماہر اسماء الرجال امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ جناب اسماعیل بن ابی خالد کی توثیق و تعدیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لا أقدم عليه أحدا من أصحاب الشعبي، و هُوَ ثقة"[7]

"میں اصحاب شعبی میں سے کسی کو بھی ابن ابی خالد پر ترجیح نہیں دیتا ہوں اور وہ ثقہ ہے۔"

امام یحییٰ بن معین سے اسماعیل کے بارے پوچھا گیا:

"إسماعيل بن أبي خالد أَحَبُّ إليكَ في الشَّعْبِي ، أم الشَّيْبَانِي ؟ فقال : ابن أبي خالد . و الشَّيْبَانِي ثقة"[8]

"شعبی سے روایت لینے میں اسماعیل بن ابی خالد آپ کے مطابق زیادہ بہتر ہے یا شیبانی؟ تو آپ نے جواب دیا: اسماعیل بن ابی خالد اور شیبانی بھی ثقہ ہے۔"

اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہے:

متقدمین میں سے امام ابو الحسن عجلی ہیں، جنھوں نے صراحتاً اسماعیل بن ابی خالد کو مدلس قرار دیا ہے، چنانچہ ان کے الفاظ ہیں:

"وكان ربما أرسل الشيء عن الشعبي فإذا وقف أخبر ،وكان صاحب سنة"[9]

"بعض اوقات اسماعیل جناب عامر بن شراحبیل شعبی سے تدلیس کرتے ہیں، جب انھیں ٹوکا جاتا تو وہ محذوف راوی کے بارے بتا دیتے تھے، سنت کے پیروکار تھے۔"

---

(2) الجرح و التعديل لابن أبي حاتم،2/175، رقم الراوي،589

(3) ابن شاهين، أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان، تاريخ أسماء الثقات، المحقق، صبحي السامرائي، الدار السلفية الكويت،الطبعة، الأولى،1984م،ص:26

(4) الثقات لأبي الحسن العجلي،ص:64، رقم الراوي،82

(5) الثقات لابن حبان،2/13

(6) تهذيب الكمال في أسماء الرجال للمذي، 3/ 75

(7) الجرح و التعديل لابن أبي حاتم،

(8) تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي عن أبي زكريا يحيى بن معين،ص:59

(9) معرفة الثقات والضعفاء للعجلي،1/ 225؛ترتيب الهيثمي والسبكي- و تاريخ الثقات، ص، 64

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ راوی کو مدلسین میں ذکر کیا ہے۔[10]

امام حاکم نے بھی اسماعیل کو مدلسین کے پہلے طبقے میں شامل کیا ہے:

"فَأَمَّا أهل الكوفة فمنهم م دَلَّسَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُدَلِّسْ وَقَدْ دَلَّسَ أَكْثَرُهُمْ وَالْمُدَلِّسُونَ عَنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَغَيْرُهُمَا المدخل إلى كتاب الإكليل"

جناب عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں:

"قَالَ أبي كنت أسأل يحيى بن سعيد عَن أَحَادِيث إِسْمَاعِيل بن أبي خَالِد عَن عَامر عَن شُرَيْح وَغَيره فَكَانَ فِي كتابي إِسْمَاعِيل قَالَ حَدثنَا عَامر عَن شُرَيْح حَدثنَا عَامر عَن شُرَيْح فَجعل يحيى يَقُول إِسْمَاعِيل عَن عَامر فَقلت إِن فِي كتابي حَدثنَا عَامر حَدثنَا عَامر فَقَالَ لي يحيى هِيَ صِحَاح إذا كَانَ يَغْنِي مِمَّا لم يسمعهُ إِسْمَاعِيل من عَامر أخْبرته"[11]

"میرے والد بیان کرتے ہیں کہ میں یحیی بن سعید سے اسماعیل بن ابی خالد کی ان احادیث کے متعلق سوال کیا کرتا تھا جو شعبی نے شریح سے بیان کی ہیں، میری کتاب میں سند عن کے ساتھ اس طرح تھی: إِسْمَاعِيل قَالَ حَدثنَا عَامر عَن شُرَيْح حَدثنَا عَامر عَن شُرَيْح، تو یحیی نے اپنی سندیوں بیان کی: إِسْمَاعِيل عَن عَامر تو میں نے کہا کہ میری کتاب میں اسماعیل نے عامر شعبی سے تحدیث کی صراحت کی ہے تو مجھے یحیی القطان نے کہا کہ یہ صحیح احادیث ہیں، یعنی جب اسماعیل نے عامر سے سماع نہ کیا ہو گا تو میں اس کے بارے میں تجھے بتا دوں گا۔"

جناب ابو بکر ابن الخلاد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:359ھ) بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یحیی القطان نے یہ سند بیان کی: عَن إِسْمَاعِيل بن أبي خَالِد عَن الشّعبِيّ عَن عبد الله بن عَمْرو میں اس کے پاس تھا تو میں نے اس سند پر ان سے اختلاف کیا تو اس نے اس پر انکار کیا اور کہا:

"كل شيء كتبت عن إسماعيل: حدثنا عامر، إلا أن يسمي رجلاً دون الشعبي"[12]

"ہر وہ چیز جو میں نے اسماعیل سے لکھی ہے اس میں اسماعیل نے عامر شعبی سے تحدیث کی صراحت کی ہے، مگر یہ کہ اسماعیل، جناب شعبی کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کا نام لے۔"

یعنی اگر اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ عامر شعبی کے علاوہ کسی دیگر راوی سے روایت بیان کرے تو وہاں یہ قاعدہ نہیں چلے گا۔

شیخ محمد بن طلعت کے نزدیک اسماعیل کی تدلیس شعبی کے ساتھ خاص ہے، وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"تدليس إسماعيل بن أبي خالد خاص براويته عن الشعبي فلا ينبغي التوقف في عنعنته عن غير الشعبي"[13]

"اسماعیل بن ابی خالد کی تدلیس شعبی سے روایت کرنے میں خاص ہے، لہذا کسی اور استاذ سے عنعنہ میں توقف نہیں کیا جائے گا۔"[14]

اس لیے اسماعیل بن ابی خالد کی شعبی کے علاوہ دیگر شیوخ سے معنعن روایت سماع پر محمول کی جائے گی۔

اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"يحيى أحسن الناس حديثاً عن إسماعيل - يعني ابن أبي خالد - يقول: لأن فيها أخباراً "[15]

---

(10) سؤالات السلمي للدارقطني، ص، 365، رقم، 477

(11) الشيباني، أبو عبد الله، أحمد بن محمد بن حنبل، العلل ومعرفة الرجال، المحقق، وصي الله بن محمد عباس، دار الخاني , الرياض،الطبعة، الثانية، 1422 هـ،ص:519، رقم الحديث،1218

(12) العلل ومعرفة الرجال لأحمد، 218/3

(13) معجم المدلسين لمحمد بن طلعت،ص:85

(14) معجم المدلسين، ص، 85

(15) العلل ومعرفة الرجال،79/3

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

”یحیی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ اسماعیل بن ابی خالد سے حدیث بیان کرنے میں لوگوں میں سب سے اچھے ہیں، کیونکہ انھوں نے سماع وخبر کی تصریح ہے۔“

جناب علی بن المدینی بیان کرتے ہیں:

"قلت ليحيى بن سعيد: ما حملت عن إسماعيل عن عامر صحاح؟ قال نعم"[16]

”میں نے یحیی بن سعید سے پوچھا: جو روایات تم نے اسماعیل عن عامر کے واسطے سے لی ہیں کیا وہ صحیح ہیں؟ تو اس نے کہا ہاں وہ صحیح ہیں۔“

اسماعیل بن ابی خالد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علی بن المدینی (م:237ھ) وغیرہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

"رواية القطان عن إسماعيل بن أبي خالد عن عامر الشعبي صحيحة ولو لم نجد تصريح سماعه"[17]

اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ جب عامر بن شراحیل الشعبی سے روایت لیں، اور ان (یعنی خود اسماعیل) سے (یحیی بن سعید) القطان روایت لیں اس وقت روایت صحیح ہوتی ہے بھلے ہمیں (اسماعیل بن ابی خالد کی شعبی سے) تصریح سماع نہ بھی ملے۔

ابن القطان کی ثوری سے لی ہوئے معنعن روایت:

ماہرین جرح وتعدیل کے محولہ اقوال اس بات واضح دلیل ہیں کہ سفیان ثوری تیسرے طبقے کے مدلس ہیں، جب تک موصوف سماع کی صراحت نہ کریں تو ان کی بیان کردہ روایت قابل قبول نہیں ہے، ان کے لیے ایک استثنائی صورت یہ ہے کہ جب ان سے یحیی القطان روایت لیں تو سفیان کے سماع کی صراحت نہ کرنے کے باوجود اس روایت کو سماع پر محمول سمجھا جائے گا، جیسا کہ علی بن المدینی کا قول ہے:

"وَالنَّاسُ يَحْتَاجُونَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ إِلَى يَحْيَى الْقَطَّانِ لِحَالِ الأخْبَارِ، يَعْنِي على أَنَّ سُفْيَانَ كَانَ يُدَلِّسُ وَأَنَّ يَحْيَى الْقَطَّانَ كَانَ يُوقِفُهُ عَلَى مَا سَمِعَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ"[18]

”لوگ سفیان کی حدیث میں یحییٰ القطان کے محتاج ہیں، کیونکہ وہ مصرح بالسماع روایات بیان کرتے تھے۔“

امام ابن المدینی کا یہ کہنا کہ محدثین سفیان بن سعید الثوری کی احادیث کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان کے محتاج ہیں، یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سفیان الثوری کثرت سے تدلیس کیا کرتے تھے، ورنہ محدثین کا احتیاج کیسا ہے؟

سفیان ثوری سے یحیی القطان نے جو معنعن روایات بیان کی ہیں، یعنی جن روایات میں ثوری نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے، وہ قابل حجت ہیں، کیوں یحیی القطان رحمۃ اللہ علیہ سفیان ثوری کی مدلَّس اور صحیح روایات کی پہچان رکھتے تھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"أعلم الناس بالثوري يحيى بن سعيد، لأنه عرف صحيح حديثه من تدليسه"[19]

”یحیی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ثوری کی حدیث کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ جانتے تھے، کیونکہ ان کو ثوری کی مدلَّس روایات میں سے صحیح حدیث کی معرفت حاصل تھی۔“

امام یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"قَالَ يحيى بن سعيد مَا كتبت عَن سُفْيَان شَيْئًا إِلَّا قَالَ حَدثنِي أَو حَدثنَا إِلَّا حديثين"[20]

---

(16) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،2/ 175

(17) الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين،ص:52

(18) الكفاية في معرفة أصول علم الرواية للخطيب البغدادي،2/ 152

(19) الكامل في ضعفاء الرجال،1/ 187

(20) العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله،1/ 242

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"میں نے سفیان (ثوری) سے صرف وہی کچھ لکھا ہے، جس میں انھوں نے حدثنی اور حدثنا کہا، سوائے دو حدیثوں کے۔"

عصر حاضر محقق عالم دین حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"رواية يحيى القطان عن الثوري محمولة على السماع"[21]

"یحیی القطان کی ثوری سے لی ہوئی معنعن روایت سماع پر محمول ہوگی۔"

ابو حرہ سے یحیی القطان کی معنعن روایت:

واصل بن عبد الرحمن، ابو حرہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:152ھ) صدوق درجے کا مدلس راوی ہے، اپنی حدیث بیان کرتے ہوئے اگر یہ سماع کی صراحت نہ کرے تو اس کی بیان کردہ روایت ناقابل حجت ہے، لیکن اگر اسی راوی سے یحیی بن سعید القطان روایت لیں اور یہ اپنے شیخ سے سماع کی صراحت نہ بھی کرے تو اس کی روایت کو سماع پر محمول سمجھا جائے گا، عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں:

"كتب إِلَيّ بْن خَلاد قَالَ سَمِعت يحيى يَقُول كتبت عَن أبي حرَّة أَحَادِيث يسيرَة مَا قَالَ سَمِعت وَسَأَلت"[22]

"مجھے ابوبکر بن خلاد نے لکھ کر بھیجا کہ اس نے یحیی بن سعید القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ابو حرہ سے چند وہ احادیث لکھی ہیں جن میں اس نے سماع اور سوال کی صراحت کی ہے۔"

ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ امام شعبہ کی طرح مدلسین سے روایت لینے میں بہت محتاط نظر آتے ہیں، وہ اپنے مدلس شیوخ سے صرف وہی روایات لیتے تھے جن میں وہ سماع کی تصریح کرتے تھے، جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یحیی القطان کے بارے میں ابو بکر اسماعیلی کا قول نقل کیا ہے:

"وَالْقَطَّانُ لَا يَحْمِلُ مِنْ حَدِيثِ شُيُوخِهِ الْمُدَلِّسِينَ إِلَّا مَا كَانَ مَسْمُوعًا لَهُمْ"[23]

"یحیی بن سعید القطان اپنے مدلس شیوخ سے صرف وہی احادیث لیتے تھے جن میں انھوں نے سماع کی صراحت کی ہوتی تھی۔"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یحیی بن سعید القطان اپنے مدلس شیخ ابو حرہ سے سماع کی صراحت کے بغیر روایت نہیں لیتے تھے:

"قال: أحمد بن حنبل: كان أبو حرة صاحب تدليس عن الحسن إلا أن يحيى روى عنه ثلاثة أحاديث يقول في بعضها: حدثنا الحسن"[24]

"احمد بن حنبل نے کہا ہے: ابو حرہ رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری سے تدلیس کرنے والا تھا، مگر یحیی ابن القطان نے اس سے تین احادیث بیان کی ہیں جن میں سے بعض میں اس نے حسن بصری سے تحدیث کی صراحت کی ہے۔"

ابو حرہ کی توثیق:

واصل بن عبد الرحمن، ابو حرہ البصری کا شمار کبار تبع تابعین میں ہوتا ہے، ان کا شمار محدثین کے ہاں صدوق درجے کے راویوں میں ہوتا ہے، موصوف کی توثیق و تعدیل کئی محدثین سے ثابت ہے، امام احمد بن حنبل سے ابو حرہ کی توثیق ثابت ہے:

"قَالَ عَبد اللَّهِ بْن أَحْمَد بْن حنبل عَن أبيه: سمعته يَقُول أَبُو حرَّة اسْمه وَاصل بن عبد الرَّحْمَن ثِقَة"[25]

---

(21) الفتح المبين في طبقات المدلسين،68

(22) العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله 3/ 229

(23) فتح الباري لابن حجر،1/ 309

(24) سؤالاته

(25) العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله، 2/ 525

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

”عبداللہ بن احمد اپنے والد سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا: ابو حرہ، جس کا نام واصل بن عبد الرحمن ہے وہ ثقہ ہے۔“

ابو حرہ کو ثقہ کہنے والوں میں شعبہ بن حجاج کا نام بھی ہے، ان کا قول ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے:

"أبو قطن قال سألت شعبة عن أبي حرة فقال: هو أصدق الناس"(26)

”ابو قطن عمرو بن ہیثم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے شعبہ بن حجاج سے ابو حرہ کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ سچے ہیں۔“

اسی طرح محدثین کرام میں سے یحی بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا راوی کی توثیق کی ہے:

"قال عبد الله وسألت يحيى بن معين عن ابى حرة فقال: صالح"(27)

”عبداللہ بن احمد کا قول ہے کہ میں نے یحی بن معین سے ابو حرہ کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا وہ صالح ہے۔“

اماماں جرح وتعدیل میں ایک بہت بڑا نام ابو حاتم رازی کا ہے، ان کے نزدیک ابو حرہ صدوق ہے:

"عبد الرحمن قال سألت أبي عنه فقال: صدوق"(28)

ابوزرعہ بھی اس راوی کی توثیق کرنے والوں میں شامل ہیں:

"عبد الرحمن قال سألت أبا زرعة عنه فقال: صدوق لم أكتب عنه إلا حديثا واحدا"(29)

”عبد الرحمن بن ابو حاتم کہتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے ابو حرہ کی بابت سوال کیا تو انھوں نے کہا وہ صدوق ہے میں نے اس سے صرف ایک حدیث ہی لکھی ہے۔“

ابو حرہ کی تدلیس:

مذکورہ بالا راوی محدثین کے نزدیک صدوق ہونے کے ساتھ ساتھ مدلس بھی ہے، اس کا مدلس ہونا، ابو بکر مروذی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:280ھ) نے امام احمد بن حنبل سے بیان کیا ہے:

"قال: أحمد بن حنبل: كان أبو حرة صاحب تدليس عن الحسن إلا أن يحيى روى عنه ثلاثة أحاديث يقول في بعضها: حدثنا الحسن"(30)

”احمد بن حنبل نے کہا ہے: ابو حرہ رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری سے تدلیس کرنے والا تھا، مگر یحیی ابن القطان نے اس سے تین احادیث بیان کی ہیں جن میں سے بعض میں اس نے حسن بصری سے تحدیث کی صراحت کی ہے۔“

جناب غندر کے قول سے ابو حرہ کا مدلس ہونا ثابت ہوتا ہے:

"وقفت أبا حرّة على حديث الحسن، فقال:لم أسمعه من الحسن"(31)

”میں نے ابو حرہ کو حدیث حسن پر روکا تو اس نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حسن بصری سے نہیں سنی۔“

اسی طرح یعقوب بن سفیان الفسوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:) نے ابو حرہ کو مدلس ثابت کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

---

(26) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم، 9/ 31

(27) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،9/ 31

(28) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،9/ 31

(29) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،9/ 31

(30) سؤالات المروذي لأحمد،

(31) العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله،

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"حدثني الفضل بن زياد، عن أحمد. قال: كان أبو حُرة صاحب تدليس"[32]

مجھے الفضل بن زیاد نے امام احمد کا قول بیان کیا کہ ابو حرہ تدلیس کرنے والا تھا۔

یحیٰی القطان کی میمون المرئی سے معنعن روایت:

میمون بن موسیٰ المرئی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:160ھ) کا شمار کبار تبع تابعین میں ہوتا ہے، حافظ ابن حجر نے ان کو صدوق قرار دیا ہے، کیونکہ مختلف محدثین سے موصوف کی توثیق وتعدیل منقول ہے، لیکن ان میں تدلیس کا عیب بھی پایا جاتا ہے، جیسا کہ امام احمد بن حنبل سے منقول ہے، عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں:

"قُلت لأَبي: مَيمون بن مُوسَى المَرئي، قال: ما أَرَى به بَأسًا، وكان يدَلِّس، ولَكِن لا يقول: حَدثنا الحَسن"[33]

"میں نے اپنے والد سے میمون بن موسیٰ مرئی کے متعلق بات کی تو انھوں نے کہا اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور وہ تدلیس کیا کرتا تھا اور لیکن وہ حسن بصری سے سماع کی صراحت نہیں کرتا تھا۔"

ابن القیسرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:507ھ) نے ذخیرۃ الحافظ میں میمون بن موسیٰ کے بارے لکھا ہے:

"وَمَيْمُون صَدُوق، وَإِنَّمَا كَانَ يتهم بالتدليس"[34]

"میمون صدوق ہے اور اس پر صرف تدلیس کی تہمت لگائی جاتی تھی۔"

امام ابن شاہین نے میمون بن موسیٰ کے بارے امام احمد کا قول نقل کر کے اسے مدلس قرار دیا ہے:

"ميمون بن موسى المرئي .قال أحمد : ما أرى به بأسًا ، وكان يدلس ، وكان لا يقول : حدثنا الحسن"[35]

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس راوی میں کوئی مضائقہ نہیں ہے:

قُلْت لأبي دَاوُد: مَيمُون المَرَائِيِّ قَالَ: "لَيْسَ بِهِ بأس."[36]

عبد الرحمن بن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

"سألت ابى عن ميمون بن موسى المرإى فقال: صدوق"[37]

"میں نے میمون بن موسیٰ المرئی کے متعلق اپنے والد سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ صدوق ہے۔"

جناب عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں:

"ميمون المرائي هو ميمون بن موسى، وهو صدوق"[38]

"میمون المرئی جس کا نام میمون بن موسیٰ ہے وہ صدوق ہے۔"

---

(32) المعرفة والتاريخ، 2/ 633

(33) الضعفاء للعقيلي، 6/ 8

(34) ابن القيسراني، أبو الفضل محمد بن طاهر ، ذخيرة الحفاظ المحقق، د. عبد الرحمن الفريوائي، دار السلف – الرياض،الطبعة، الأولى، 1996م،4/ 2244

(35) تاريخ أسماء الثقات لابن شاهين، 297

(36) سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود السجستاني في الجرح والتعديل، 356

(37) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم، 8/ 237

(38) الكامل في ضعفاء الرجال (8/ 159

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

"وميمون هذا عزيز الحديث، وإذا، قال: حدثنا فهو صدوق لأنه كان متهما في التدليس"[39]

"یہ میمون عزیز الحدیث ہے اور جب وہ سماع کی صراحت کرے تو صدوق ہے، کیونکہ اس پر تدلیس کی تہمت ہے۔"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا راوی کے بارے لکھتے ہیں:

"ميمون هذا بصرى ولا بأس به الا انه كان يدلس"[40]

"یہ میمون بصری ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن یہ ہے کہ وہ تدلیس کیا کرتا تھا۔"

اسی طرح امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو مدلس کہا ہے:

"ميمون بن موسى المراإي أبو الوليد صويلح يدلس"[41]

حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ راوی صدوق مدلس ہے:

"قال الحافظ ابن حجر: صدوق مدلس"[42]

ائمہ جرح وتعدیل کے مذکورہ بالا اقوال سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ میمون بن موسی مرئی صدوق درجے کا مدلس راوی ہے، اگر وہ اپنے شیخ سے سماع اور تحدیث کی صراحت کرے تو قابل حجت ہے، ورنہ اس کی روایت نا قابل قبول ہے، لیکن اس راوی کے لیے ایک استثنائی صورت ہے کہ یحیی بن سعید القطان اس سے روایت بیان کرے تو میمون کی اپنے شیخ سے لی ہوئی معنعن روایت سماع پر محمول ہوگی، اس بات کی وضاحت امام یحیی بن سعید القطان نے خود کی ہے، ابن خلاد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"سَمِعت يحيى الْقطَّان يَقُول أتيت مَيْمُون المرأي فَمَا صحّح لي إِلَّا هَذِه الْأَحَادِيث الَّتِي سَمعتهَا"[43]

"میں نے یحیی القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا: "میں میمون المرئی کے پاس آیا تو اس نے میرے لیے صرف ان احادیث کی تصحیح کر دی جو میں نے ان سے سنی تھی۔"

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یحیی القطان کے بارے میں ابو بکر اسماعیلی کا قول نقل کیا ہے:

"وَالْقَطَّانُ لَا يَحْمِلُ مِنْ حَدِيثِ شُيُوخِهِ الْمُدَلِّسِينَ إِلَّا مَا كَانَ مَسْمُوعًا لَهُمْ"[44]

"یحیی بن سعید القطان اپنے مدلس شیوخ سے صرف وہی احادیث لیتے تھے جن میں انھوں نے سماع کی صراحت کی ہوتی تھی۔"

مدلسین سے لی ہوئی یحیی القطان کی معنعن روایت:

اگر امام یحیی بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ مشہور مدلس جناب امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کریں تو بھی ان کی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے کیونکہ یحیی بن سعید مدلسین سے روایت لینے میں اپنے شیخ شعبہ بن حجاج کی طرح ہیں، یعنی امام یحیی القطان بھی اپنے مدلس اساتذہ سے صرف وہی مرویات بیان کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے شیخ سے بذات خود سنی ہوئی ہوں، امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں:

"حَدثنا عَمرو بن علي، قال: سَمعتُ يَحيَى بن سَعيد القَطَّان يقول: أَحاديث ابن جُريج، عَن ابن أَبي مُلَيكة كلها صحاح، وجعل يحَدثني بها ويقول حَدثنا ابن جُريج، قال: حَدثني ابن أَبي مُلَيكة فقال في واحد منها: عَن ابن أَبي مُلَيكة، فقلت: قل حَدثني،

(39) الكامل في ضعفاء الرجال (8/ 160)

(40) السنن الكبرى للبيهقي (3/ 33)

(41) الكاشف (2/ 312)

(42) التقريب، رقم الراوي، 7050

(43) العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (3/ 218)

(44) فتح الباري لابن حجر، 1/ 309، النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر، 2، 631

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قال: كلها صحاح"[45]

"كان يَحيَى بن سَعِيد القَطَّان يحدث من حَديث الحارِث ما قال فيه أَبو إِسحاق سمعت الحارِث "[46]

امام عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قَالَ أبي كَانَ مُعْتَمر لَا يوقفه يَقُول نَأْخُذ عَن كل سُفْيَان عَن رجل وسُفْيَان بلغه ثمَّ قَالَ أبي لَيْسَ مثل يحيى يوقفه قل حَدثنِي قل سَمِعت"[47]

"یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش کے بارے کہا ہے:

"وقال يحيى بن سعيد: أحاديثه عن عمارة يعني ابن عمير، ومالك بن الحارث وخيثمة يعني (ابن) عبد الرحمن كلها صحاح"[48]

"اعمش کی عمارہ بن عمیر، مالک بن الحارث اور خیثمہ بن عبد الرحمن سے مروی معنعن تمام احادیث صحیح ہیں۔"

حافظ ابن حجر نے امام اسماعیلی کا قول بیان کیا ہے:

"يحيى القطان لا يروي عن زهير إلا ما كان مسموعا لأبي إسحاق" [49]

خلاصہ البحث:

اس تحقیقی مطالعے کا مقصد یحییٰ القطان کی معنعن روایات سے متعلق اصولوں اور ان کے علم رجال میں مقام و حیثیت کا تجزیہ کرنا ہے۔ یحییٰ القطان علم حدیث کے میدان میں ایک جلیل القدر محدث تھے، جنہوں نے مدلسین اور معنعن روایات کے حوالے سے ایک منفرد و تنقیدی طرز اپنایا۔ معنعن روایت، جس میں راوی صرف "عن" کے ذریعے اپنی روایت کا سلسلہ بیان کرتا ہے، کو قبول یا رد کرنے کے حوالے سے محدثین میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ یحییٰ القطان نے اس باب میں ایک احتیاطی رویہ اپنایا اور ایسی روایات کو پرکھنے کے لیے مضبوط اصول وضع کیے۔

اس مطالعے میں یحییٰ القطان کے اصولوں کا تجزیہ، مدلسین کی روایات کے ساتھ ان کے تعامل اور ان کے معنعن روایات کی قبولیت کے معیارات کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد علم رجال میں یحییٰ القطان کے مقام اور حدیث کی تنقید میں ان کی خدمات کو اجاگر کرنا ہے، جو کہ آج بھی اصولِ حدیث کے مطالعے میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

---

(45) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم، / 241

(46) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم، 3/ 78

(47) العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله، 3/ 112

(48) إكمال تهذيب الكمال لمغلطاي، 6/ 94

(49) فتح البارى، 1/ 258